تقوٰی

روزے کا مقصود

ePamphlet

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن اور فرض عبادت ہے۔روزہ تمام انبیاء کی شریعت میں فرض رہا ہے۔تمام عبادات کا بنیادی مقصد تقوٰی کا حصول ہے اور روزے کا اصل مقصود بھی یہی ہے جیسا کہ اس آیت مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ٥﴾ [البقرۃ:183]

’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم متقی بن جاؤ‘‘۔

عربی میں روزے کو صوم کہتے ہیں جس کا معنی ہے: رک جانا، یعنی کھانے پینے سے رک جانا لیکن روزہ صرف کھانا پینا ترک کر دینے کا نام نہیں ہے بلکہ خود کو ہر قسم کی برائیوں اور گناہوں سے بچانے کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن سکتے ہیں۔گویا روزہ گناہوں سے بچنے میں مددگار ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

...اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثُ وَلَا يَصْخَبُ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ... [صحیح البخاری:1904]

’’... روزہ ایک ڈھال ہے اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ فحش گوئی کرے اور نہ ہی شور و غوغا کرے، پھر اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں‘‘۔

روزہ دار کو چاہیے کہ اپنے آپ کو نہ صرف گناہ کے کاموں بلکہ بُرے خیالات، منفی سوچوں، بدگمانی، جھوٹ، چغلی، غیبت اور لڑائی فساد وغیرہ سے بچائے تا کہ پورا ماہ نفس کی ایسی تربیت ہو کہ رمضان کے بعد بھی وہ اس پر قائم رہ سکے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے جھوٹ، بے ہودہ اعمال اور بے ہودہ باتوں کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے‘‘۔

[صحیح البخاری:6057]

تقوٰی کیا ہے؟

تقوٰی کا معنی ’’بچنا‘‘ ہے۔ تقوٰی ’’التقی‘‘ سے اسم ہے جس کا مصدر ’’اتقاء‘‘ اور مادہ ’’و ق ی‘‘ ہے۔قرآن مجید میں ’’تقوٰی‘‘ اور ’’تقاۃ‘‘ اسم مصدر استعمال ہوئے ہیں۔مختلف علما کے نزدیک تقوٰی کے معنی یہ ہیں:

- تقوٰی، اس صفت یا کیفیت کا نام ہے جس کے ذریعے بندہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔
- تقوٰی اللہ سے ڈرنے، اپنے اعمال قرآنی تعلیمات کے مطابق بجالانے، تھوڑے پر قناعت کرنے اور آخرت کے دن کی تیاری کرنے کا نام ہے۔
- مسلمان کے اپنے رب سے ڈرنے کی کیفیت کا نام بھی تقوٰی ہے کیونکہ اِسی ڈر کی بدولت وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے غضب، اس کی ناراضگی اور اس کی سزا سے محفوظ رہتا ہے۔
- تقوٰی دینِ اسلام کی بنیاد ہے جس کی بدولت بندہ یقین کے بلند درجے پر فائز ہو جاتا ہے، یہی دل اور روح کا سامانِ زندگی ہے اور اسی کے ذریعے جنت کا حصول اور جہنم سے بچاؤ ممکن ہے۔
- ہر چھوٹے و بڑے گناہ کو چھوڑنا تقوٰی ہے۔

تقوٰی روزہ دار میں حرام اور منکرات سے دور رہنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

تقوٰی کا سب سے مکمل اور بلند مرتبہ یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو اُن جائز امور سے بھی روکے جو اُسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف جانے سے غافل کر دیں یا اللہ کی طرف جانے کی رفتار کو سست کر دیں کیونکہ جائز امور میں حد درجہ مشغولیت بندے کے دل کو اللہ عزوجل کی یاد سے غافل کر کے دل کی سختی کا سبب بنتی ہے اور بعض اوقات اُسے ناپسندیدہ و مکروہ کاموں کی طرف کھینچ لے جاتی ہے، جس کے بعد بندے کے لیے حرام کاموں کی طرف بڑھنا آسان ہونے لگتا ہے۔

☆ تقوٰی کی بہترین تعریف وہ ہے جو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کی جب عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے تقوٰی کا معنی پوچھا۔ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: (اے عمر رضی اللہ عنہ) کیا آپ کبھی کانٹوں والے راستے پر نہیں چلے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیوں نہیں۔انہوں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نے کہا: اس وقت آپ کا عمل کیا ہوتا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں اپنے کپڑے سمیٹنے کی کوشش کرتا ہوں (کہ کہیں میرا دامن کانٹوں میں نہ الجھ جائے)۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: یہی تقوٰی ہے۔ [بحواله تفسير ابن كثير:164]

تقوٰی کا مرکز

تقوٰی کا اصل مرکز دل ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار فرمایا: اَلتَّقْوٰی هَاهُنَا. ''تقوٰی یہاں ہے''۔ [صحيح مسلم:6541]

البتہ تقوٰی کا اظہار مختلف اعمال کے ذریعے ہوتا ہے یعنی تقوٰی اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا وہ احساس ہے جس کا اثر انسان کے دل پر ہوتا ہے۔ اللہ کے خوف اور اس سے محبت کا مرکز بھی یہی احساس ہے، یہی انسان کو اللہ کی نافرمانی سے باز رکھتا ہے اور خیر و بھلائی کی طرف لے جاتا ہے۔ تقوٰی کا اظہار انسان کے اخلاق اور رویے سے ہوتا ہے جو اس کے مختلف اعمال اور معاملات کو اللہ کی مرضی کے تابع کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں اور جن سے بالآخر بندے کو دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

متقین کا مقام

اللہ کی نظر میں مقام: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿...اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ...۝﴾ [الحجرات:13]

''... بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے...''۔

آخرت میں بلند مقام: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ۝ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ۝﴾ [القمر:55،54]

''بے شک متقی لوگ باغات اور نہروں میں ہوں گے۔ سچائی کی مجلس میں، عظیم بادشاہ کے پاس، جو بے حد قدرت والا ہے''۔

رزق کا وعدہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿...وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ...۝﴾ [الطلاق:2,3]

''...اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا۔ اور اسے رزق دے گا جہاں سے وہ گمان نہیں کرتا...''۔

گناہوں کی معافی اور اجرِ عظیم:

﴿...وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا۝﴾ [الطلاق:5]

''...اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے بڑا اجر دے گا''۔

متقی کیسے بنیں؟

- اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے محبت ہر چیز سے بڑھ کر کریں۔
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نگرانی کا شعوری احساس رکھیں۔
- ایسے کاموں سے بچیں جو آخرت میں اللہ کی ناراضگی کا سبب بنیں۔
- گناہ اور نافرمانی والے کاموں پر اللہ کی طرف سے ملنے والی سزا کا علم ہونا تاکہ ان گناہوں سے بچا جا سکے۔

روزے کی حالت میں تقوٰی میں اضافہ کرنے والے اعمال

- پانچوں نمازیں اول وقت پر خشوع وخضوع سے ادا کرنا۔
- نماز تراویح اور دیگر نوافل کا اہتمام کرنا۔
- قرآن مجید کی تلاوت معمول سے زیادہ کرنا۔
- اپنے لیے اور دوسروں کے لیے خوب دعائیں مانگنا۔
- کثرت سے استغفار کرنا۔
- اپنے غصہ پر قابو رکھنا۔
- روزمرہ کے کاموں کے دوران اللہ کا ذکر جاری رکھنا۔
- درس قرآن کی مجلس میں شرکت کرنا۔
- اچھی کتب کا مطالعہ کرنا۔
- اللہ کی محبت میں پوشیدہ صدقہ کرنا۔
- لوگوں کی زیادتیوں کو معاف کر دینا۔
- نیکی کے دیگر کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔

روزے کی حالت میں تقوٰی میں کمی کرنے والے اعمال

- لڑائی جھگڑا کرنا۔
- غیبت وچغلی میں شامل ہونا۔
- فتنہ وفساد کا حصہ بننا۔
- بدگمانی وتجسس سے پرہیز نہ کرنا۔
- جھوٹ وبہتان تراشی سے نہ بچنا۔
- بدزبانی وگالی گلوچ سے زبان کو آلودہ کرنا۔
- فحاشی وبے حیائی کے تمام کاموں سے اجتناب نہ کرنا۔
- کینہ وحسد سے دل کو صاف نہ رکھنا۔
- ریاکاری کرنا۔
- بغض وعناد کو دل میں جگہ دینا۔

حصولِ تقوٰی کی دعائیں

- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں''۔ [صحيح مسلم:6904]

- اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا

''اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقوٰی عطا کر اور اس کو پاک رکھ، تو ہی اس کو بہترین پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا ولی اور مولیٰ ہے''۔

[صحيح مسلم:6906]

فروری 2018 | ایڈیشن: 13

الھدیٰ پبلی کیشنز (پرائیوٹ) لمٹیڈ

اسلام آباد: 7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد، پاکستان

+92-51-4866125-9+92-51-4866150-1

06010075

www.alhudapublications.org
www.alhudapk.com
www.farhathashmi.com

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION